سوال

صحیح بخاری میں شک کرنے والے کا رد

جواب

الحمد للہ

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کی وفات (256ھ) میں یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے (245) سال بعد ہوئی، اور جیسا کہ آپ کے شیعۃ دوست کا گمان ہے اس طرح نہیں، لیکن بات یہ ہے کہ جب جھوٹ اپنی اصلی جگہ سے نکلے تو اس پر تعجب کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اس کا یہ معنی بھی نہیں کہ اس سے یہ ممکن ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی بلاواسطہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کریں قطعی طور پر یہ مراد نہیں ہے ہم نے صرف اسے وضاحت کے لیے ذکر کیا ہے۔

اب رہا یہ مسئلہ کہ ہم صحیح بخاری پر اعتماد کس طرح کر سکتے ہیں امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہی نہیں کی تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے اپنی صحیح بخاری میں بلاواسطہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات بیان نہیں کیں بلکہ اپنے ثقہ شیوخ اور اساتذہ سے روایات بیان کی ہیں جو کہ حفظ وضبط اور امانت کے اعلی درجہ پر فائز تھے اور اسی طرح کے سب روای صحابہ کرام تک پہنچتے ہیں جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات بیان کرتے ہیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور امام بخاری کے درمیان کم از کم راویوں کی تعداد تین ہے۔

اور پھر صحیح بخاری پر ہمارا اعتماد اس لیے ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے جن راویوں سے روایات نقل کی ہیں وہ اعلی درجہ کے ثقہ ہیں، امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ان کے اختیار میں انتہائی قسم کی چھان بین کی اور پھر ان سے روایت نقل کی ہے، اس کے باوجود امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے اس وقت تک کوئی حدیث بھی صحیح بخاری میں درج نہیں کی جب تک کہ غسل کر کے دو رکعتیں پڑھ کر اللہ تعالی سے اس حدیث میں استخارہ نہیں کر لیا، تو استخارہ کرنے کے بعد وہ حدیث لکھتے تھے۔

تو اس کتاب کو لکھنے میں ایک لمبی مدت صرف ہوئی جو کہ سولہ سال پر محیط ہے، اور امت اسلامیہ نے اس کتاب کو قبول کیا اور اسے صحیح کا درجہ دیا اور سب کا اس کے صحیح ہونے اجماع ہے اور پھر بات یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نے اس امت محمدیہ کو ضلال اور گمراہی اکٹھا ہونے سے بچایا ہوا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے شرح مسلم کے مقدمہ میں فرمایا ہے کہ:

علماء کرام رحمھم اللہ تعالی کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کے بعد کتابوں میں سب سے صحیح کتاب صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہے، اور امت نے اسے قبول کیا ہے اور ان دونوں میں صحیح ترین کتاب صحیح بخاری ہے جس میں صحیح مسلم سے زیادہ فوائد پائے جاتے ہیں۔ انتھی۔

اگر آپ اس شیعی اور یا پھر رافضی سے ان اقوال کے بارہ میں سوال کریں جو کہ اس کے بڑے بڑے علماء علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ اور باقر اور جعفر صادق رحمھم اللہ اور آل بیت وغیرہ سے نقل کرتے ہیں کہ آیا کہ انہوں نے یہ اقوال ان سے بلاواسطہ سنے ہیں یا کہ وہ یہ اقوال سندوں کے ساتھ نقل کرتے ہیں؟ تو اس کا جواب واضح ہے۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی اوران گمراہ لوگوں کی سندوں میں بہت بڑا فرق پایا جاتا ہے ان گمراہ لوگوں کی سندوں میں آپ کوئی بھی ایسا راوی نہیں پائیں گے جس کی روایت پر اعتماد کیا جاسکے بلکہ ان کے سب کے سب راوی آپ کو ضعفاء اور کذابوں اور جرح کیے گئے راویوں کی کتابوں میں ملیں گے ۔

اور یہ رافضی جو دعوی پھیلا رہا ہے سنت نبویہ میں طعن کا پیش خیمہ ہے جو کہ ان کے مذہب کو باطل اور ان کے عقیدے کو فاسد قرار دیتی ہے ، تو اس طرح کی گمراہیوں کے علاوہ ان کے پاس کوئی اور چارہ ہی نہیں ، لیکن یہ بہت دور کی بات ہے کہ اس میں وہ کامیاب ہوجائیں کیونکہ حق تو واضح ہے اور باطل مضطرب اور پریشان ہورہا ہے ۔

پھر ہم سائل کو یہ نصیحت بھی کرتے ہیں_ اللہ تعالی آپ کو توفیق دے - کہ آپ یہ کوشش کریں کہ آپ اس قسم کے لوگوں سے دوستی لگائیں جو اھل سنت واھل حدیث ہوں اور بدعتیوں سے لگاؤ نہ رکھیں اور نہ ہی ان اپنے حلقہ احباب میں شامل کریں ، ان لوگوں سے دوستیاں لگانے سے علماء کرام نے بچنے کو کہا ہے اس لیے کہ اس وقت کسی کا پیچھا ہی نہیں چھوڑتے جب تک کہ مختلف قسم کے حیلوں اور ملمع سازی کے ذریعے اسے گمراہ کر کے حق سے دور نہ کردیں ۔

ہم اللہ تعالی سے اپنے اور آپ کے لیے سنت پر چلنے اور بدعت اور بدعتیوں سے دور رہنے کی توفیق طلب کرتے ہیں ۔

واللہ تعالی اعلم.